Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۰ شوال ۱۳۹۷ھ ۲۵ تبوک ۱۳۵۶ ہش ۲۵ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے اور سعید روحوں کیلئے آفتاب ہے

وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے اور اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے

"اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گذشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں بلکہ ان گذشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً نہیں سمجھ سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے ؎

محمد عربی بادشاہ دو سرا ٭ کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی

اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں ٭ کہ اس کے مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعید دل کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر (ابن حضرت میر سید محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ) دو ایک روز تک پھر لغرض طبی معائنہ راولپنڈی تشریف لے جا رہے ہیں جہاں پر ڈاکٹر انہیں بیہوش کر کے ان کی غذا کی نالی کا معائنہ کر کے مرض کی تشخیص کرنے کی کوشش کریں گے انہیں ایک عرصہ سے غذا کی نالی میں بندش کی تکلیف ہے

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا کرے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

برادرم عزیز قریشی عطاء اللہ صاحب سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو مورخہ ۲۳ ستمبر بروز جمعہ صبح دس بجے شدید دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے شدید کمزوری ہو گئی ہے احباب جماعت سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد عبد اللہ قریشی
آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی تربیتی کلاس ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں منعقد ہو رہی ہے جملہ خدام و اطفال وقت مقررہ پر حاضر ہو کر استفادہ کریں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور
مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب خطاب فرماویں گے۔

منیر احمد جاوید
ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس

پبلشر مسعود احمد پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۲۵ ستمبر ۱۹۷۷ء

اشاعتِ حق میں کامیابی اور اس کی ایک بنیادی شرط

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی یہ بنیادی ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ اسلام کے پیغام کو دوسری اقوام تک پہنچاتے چلے جائیں اور اس طرح روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کریں جیسا کہ وہ انہیں مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ (آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے) بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے (فائدہ کے) لئے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

لیکن اس نے بار بار یہ امر بھی ذہن نشین کرایا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا یہ فریضہ محض وعظ و تلقین اور زبانی تبلیغ سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اس نے قرآن مجید میں متعدد جگہ ایسے اوصاف کا ذکر کیا ہے جن سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے والے مومنوں کا متصف ہونا ضروری ہے۔ ان اوصاف سے متصف ہوئے بغیر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا بالفاظِ دیگر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان اوصاف سے متصف ہونے کے نتیجہ میں ایک جذب اور کشش ان میں پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے سعید الفطرت لوگ ان کی طرف کھنچتے ہیں اور ان کی باتوں کو توجہ سے سنتے اور ان کا اثر قبول کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس جذب اور کشش کو نور سے تشبیہ دی ہے اور بتایا ہے کہ جو مومن اپنے آپ کو ان اوصاف سے متصف کر لیتے ہیں انہیں ایک نور عطا کیا جاتا ہے جو انہیں دوسروں سے ممیز و ممتاز کر دکھاتا ہے اور جب وہ لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں تو سعید الفطرت لوگ بے اختیار ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ ان کی باتیں ایسے لوگوں کے دلوں میں اترتی چلی جاتی ہیں اور وہ اثر قبول کئے بغیر نہیں رہتے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ ان اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے جو مومنوں کو جذب و کشش کی قوت سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتے ہیں فرماتا ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (ایسا کرنے میں منافقت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو) کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس دن اللہ اپنے نبی کو رسوا نہیں کرے گا اور نہ ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں (رسوائی سے دوچار کرے گا)۔ ان کا نور ان کے آگے آگے بھی بھاگتا جائیگا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدہ کے لئے پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سچی اور حقیقی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ اس کے نتیجہ میں ان کی بدیاں مٹا دے گا اور انہیں نیکیاں بجا لانے کی ایسی توفیق عطا کرے گا کہ تقویٰ کا نور ان کے اندر بھی ہوگا اور باہر بھی ہوگا اور وہ نور اس درجہ واضح اور نمایاں ہوگا کہ ان کے آگے آگے بھاگا جائے گا۔ جس طرف بھی وہ جائیں گے لوگ ان کے اس خداداد نور کی وجہ سے ان کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ سو گویا یہ نور ان کے وجود میں ایک جذب اور کشش پیدا کر دے گا اور ان کے کلام میں ایسی تاثیر بھر دیگا کہ جب وہ بات کریں گے تو لوگ اس سے متاثر ہوئے اور اثر قبول کئے بغیر نہ رہیں گے۔ اور پھر فرمایا جب یہ جذب اور کشش ان کے اندر پیدا ہو جائے تو وہ مغرور نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل استغفار کرتے رہیں اور اس کے حضور دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے نور کو پورا کر کے خداداد جذب اور کشش میں مسلسل اضافہ کرتا رہے تا لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آئیں اور وہ انہیں صراطِ مستقیم پر گامزن کرنے کا وسیلہ بنے رہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں کافروں اور منافقوں کو تبلیغ کرنے اور انہیں حق کی طرف بلانے کی تلقین فرمائی جیسا کہ فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ (التحریم آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اے نبی! کافروں اور منافقوں کو خوب تبلیغ کر اور ان کا کوئی اثر قبول نہ کر (بلکہ اپنے نور سے خود ان کو متاثر کرتا چلا جا)۔

خدا تعالیٰ کا پہلے مومنوں کو اپنے آپ کو بعض ایسے اوصاف سے متصف کرنے کی تلقین کرنا جن کی وجہ سے ان کے اعمال و کردار اور وجودوں میں خداداد نور کی وجہ سے جذب اور کشش پیدا ہو جائے اور پھر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی تلقین فرمانا اس حقیقت پر دال ہے کہ تبلیغ اس وقت تک مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ تبلیغ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف کامل رجوع اختیار کر کے اپنے آپ کو قوتِ جذب سے مالا مال نہ کریں۔ مامورین الٰہی آتے ہی اس لئے ہیں کہ وہ اپنے متبعین میں یہ قوتِ جذب پیدا کر دکھائیں تاکہ وہ دوسروں کو راہِ ہدایت کی طرف بلانے اور اس پر انہیں گامزن کرنے کا وسیلہ ثابت ہو سکیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو بیش قیمت نصائح سے نوازتے ہوئے سب سے زیادہ زور اس بات پر ہی دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار بن کر اپنے اندر وہ نور اور قوتِ جذب پیدا کریں کہ سعید الفطرت لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آئیں اور وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا وسیلہ بن سکیں۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو اپنے اصحاب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اپنے اندر قوتِ جاذبہ پیدا کرو اور قوتِ جاذبہ اس وقت پیدا ہوگی جب تم صادق مومن بنو گے۔ اور اگر تم صادق مومن نہیں تو تمہاری نصیحت ایسی ہے جیسے پرنالہ کا پانی موجب فساد ہوتا ہے۔ پس صادق کے واسطے ورزش کی اشد ضرورت ہے۔ جیسے ایک پہلوان کے سامنے تمہاری کیا ہستی ہے کہ مقابلہ کر سکو۔ اگرچہ وہ بھی تمہارے جیسا آدمی تھا، جسمانی نشوونما میں اس نے ترقی اور ورزش سے یہ طاقت حاصل کی۔ پس تم روحانی قویٰ میں ورزش کر کے روحانی پہلوان یعنی صادق مومن بنو۔ جو شخص اپنا نشوونما نہیں کرتا وہ تو اپنے کنبہ کو بھی درست نہیں کر سکتا (چہ جائیکہ وہ دوسروں کو راہِ راست پر لانے کا وسیلہ بنے)۔ پس قوتِ روحانی پیدا کرو۔ دیکھو نبی اور رسول سب ایک ایک ہو کر ہی آئے ہیں مگر وہ صادق اور جاذب تھے (اس لئے کامیاب رہے)۔ مال کی غریبی اور کمزوری جلد کا چیز ہے، روحانی قوت ہونی چاہیئے۔ مثلاً انجن سرد ہے تو فائدہ نہیں دے سکتا، اگر خوب گرم ہے سو سو گاڑی بھی کھینچ کر لے جاوے گا۔ پس گرم اور پُرتاثیر مومن بنو۔ اس ہماری جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دنیا میں پھیلے گی۔ پھر اگر روحانی طاقت والے اور اس کے پھیلانے والے اور لوگ ہوں گے تو تم نے کیا حاصل کیا؟"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۲، ۲۳۳)

پھر حضور علیہ السلام نے عام واعظوں کی طرح اپنے متبعین کو گرم اور پُرتاثیر مومن بننے کی نصیحت ہی نہیں فرمائی بلکہ اپنی خداداد قوتِ قدسی کی مدد سے انہیں حقیقی مومنوں کے اوصاف سے متصف کر کے ان میں قوتِ جاذبہ پیدا کر دکھائی اور اس کے نتیجہ میں انہیں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کے جوش سے مالا مال کر دکھایا حتیٰ کہ آپ کے مخالف بھی آپ کی قوتِ احیاء اور مسیحائی کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ شمس العلماء مولوی ممتاز علی صاحب نے اپنے رسالہ "تہذیب نسواں" میں لکھا:۔

"ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مُردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"

(رسالہ "تہذیب نسواں" لاہور ۱۹۰۸ء)

اور مفکرِ احرار چوہدری افضل حق نے یہی گواہی ان الفاظ میں دی:۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہورِ مہدیؑ کا عقیدہ اور مسلمان

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد، سیالکوٹ شہر

(۲)

ہندوستان کے مشہور صوفی اور سجادہ نشین خواجہ حسن نظامی صاحب ممالک اسلامیہ کی سیاحت کرنے اور مختلف اسلامی ممالک کے علماء و فضلاء سے ملنے کے بعد لکھتے ہیں:-

(۱) "ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو امام مہدیؑ کا بڑی بے تابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی انھوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اس سال ۱۳۳۰ھ میں امام موعود ظاہر ہوں گے۔"

(الحدیث ۲۶ جنوری ۱۹۲۲ء)

(۲) اخبار مدینہ نے حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کی طرف ایک منسوب نظم کا حوالہ دے کر لکھا:-

"مقطع کا وہ شعر جو آج کل زبان زد خلائق ہے، مجھے تحقیقات اور نہایت معتبر ذریعہ سے پتہ چلا ہے کہ اصل شعر یوں ہے ؎

"خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
در سال گشت کمتر باشد چنیں بیانہ"

الفاظ کنت کمتر میں ظہور امام مہدیؑ بتایا گیا ہے جس کے ۱۳۴۰ عدد ہوتے ہیں حالات موجودہ میں اس بات کی نہایت سختی سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ امداد غیبی کا بہت جلد ظہور ہو۔"

(اخبار مدینہ بجنور یکم دسمبر ۱۹۱۲ء)

(۳) اخبار آگرہ بعنوان "ظہور امام الزمان" لکھتا ہے:-

"ظہور امام الزمان علیہ السلام بھی قیامت کے آثار قریبہ میں سے ایک نمونہ اور نشان ہے اور عنقریب اور غالباً اس سال میں پورا ہونے والا ہے۔"

(اخبار آگرہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

(۴) اخبار کشمیری میگزین زیر عنوان "۱۳۴۰ھ کے ساتھ مسلمانوں کی امیدیں" رقمطراز ہے:-

"۱۳۴۰ھ مسلمانوں کے لئے ایک مبارک سال ہے اور امید ہے کہ ممالک غیر میں بھی مسلمان ہر جگہ فتح یاب اور کامیاب رہیں گے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام اسی سال میں پیدا ہوں گے۔"

(اخبار کشمیری میگزین لاہور۔ ماہ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

(۵) ستم یہ ہے کہ ان دنوں جب مسلمانان عالم انتظار امام الزمانؑ میں آنکھیں فرش راہ کئے دست بدعا تھے اور ان کے دل بیم و رجا کی یورشوں میں گھرے ہوئے تھے قادیان شاہ سلیمان صاحب حجاز سے واپس آکر مسلمانوں کو یہ اپیل دیتے ہیں:-

"جس کا جو جی چاہے کرے
ہم تو ہر ایک آستانے پر
اس مقدس ہستی کے ظہور
کی دعا رو پیٹ کے کر آئے
جس کے ہم منتظر بیٹھے ہیں
اللّٰھم عجل لنا ظہورہ"

(اخبار مدینہ بجنور ۹ فروری ۱۹۲۲ء)

مگر آہ! اس پر بھی جب ان کا موعود امام نہ آیا تو انھوں نے پہلے کی طرح اب پھر نئے سے نئی تاریخیں مقرر کرنی شروع کر دیں کہ امام الزمانؑ فلاں فلاں تاریخ کو ضرور جلوہ افروز عالم ہوں گے۔

(۶) گنبد خضریٰ کے خادم خاص عبداللہ اللہ نامی کے نام سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں مرقوم تھا:-

"اس سے پہلے ایک اشتہار میں لکھ چکا تھا کہ حسب بشارت امام مہدیؑ کا ظہور ۱۳۵۵ھ میں ہوگا مگر افسوس کہ موعودہ سال میں مہدی صاحب تشریف نہ لائے اور اب ۱۳۶۱ھ میں وعدہ فرمایا ہے۔"

(بحوالہ اخبار زمزم ۱۱ اگست ۱۹۴۰ء)

(۷) جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے بھی اب پھر ایک نئی تاریخ مقرر کر ڈالی آپ لکھتے ہیں:-

"آج (۱۸ فروری ۱۹۴۰ء) رات کو بارہ بجے جبکہ میری بستی میں تعزیوں کا گشت ہو رہا تھا اور میرے سب بچے باہر گئے ہوئے تھے اور میں چپ چاپ لیٹا ہوا ظہور مہدیؑ کے مسئلہ کو سوچ رہا تھا کہ یکایک میرے دل کی آواز نے مجھ سے کہا کہ حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ لفظ "مہدی" کے عدد ۵۹ ہیں اور سنہ بھی ۵۹ ہے اس لئے حضرت مہدی کا معنوی ظہور اسی ۱۳۵۹ھ میں ہو جائے گا۔"

(منادی دہلی۔ ۲۴ فروری ۱۹۴۰ء)

۲۱ فروری ۱۹۴۰ء یوم ظہور مہدی" پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:-

"میں حسین ابن علی ہوں، میں اول کے بعد دوم کے بعد سوئم ہوں۔ میرے بعد چوتھا پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نواں، دسواں، گیارھواں، بارھواں آیا اور امامت و مہدویت کی روشنی دکھاتا رہا۔ مگر بارھویں نے کہا تھا۔ کچھ دن انتظار کرو اور اس سے پوچھا گیا تھا کب تک؟ اور کتنے کتنے کا سوال صدیوں سے ہو رہا تھا۔

آج میں جواب دیتا ہوں کہ تم کو ظہور مہدیؑ کا انتظار ہے تو لفظ "مہدی" کے اعداد کو دیکھو۔ مہدی کے اعداد کو دیکھا تو وہ ۵۹ تھے تو کیا موجودہ سال ۱۳۵۹ھ ہجری مہدی کے ظہور کا سال ہے؟ ہاں مہدی کے لفظ کے عدد ۵۹ ہیں اور ہجرت کا یہ سنہ بھی ۵۹ ہے۔"

سننے والو! عقائد کی نکتہ چینی سے اس بات کو نہ دیکھنا مضمون آفرینی کی داد کی نظر اس پہ نہ ڈالنا۔ یہ مرد کامل اور زندہ شہید اور ساری دنیا کو زندہ کرنے والے حسین کی آواز تھی جس نے بشارت دی کہ ۱۳۵۹ ہجری مہدی کا سنہ ہے

(منادی دہلی ۲۴ فروری ۱۹۴۰ء)

آہ! صد آہ! کہ آنے والا اپنے وقت پر آیا اور ان تمام نشانات کے بعد میں آیا جو ازل سے اس کے ظہور کے لئے چشم براہ تھے۔ اور اس زمانہ میں آیا جس کی تعیین خود آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صدہا بزرگان امت کے رویاء و کشوف کی روشنی میں کی گئی تھی۔

مگر افسوس! کہ اس کے زمانہ کے لوگوں نے ان نشانات کو دیکھا اور جھٹلایا اور اس کے دعویٰ کو سنا اور انکار کیا اور اس کے برعکس کہہ دیا کہ اس کے آنے کا ابھی زمانہ ہی نہیں آیا اور پھر خود ہی اس کے ظہور کے لئے ۱۳۳۰ھ، ۱۳۴۰ھ، ۱۳۵۵ھ، ۱۳۵۹ھ اور ۱۳۶۱ھ ہجری مقرر کئے اور جب اس پر بھی وہ نہ آیا تو نگاہ تلک نے یہ حسرت ناک اور دلپاش نظارہ بھی دیکھا کہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے نے ہی اس پیشگوئی کا انکار کر دیا۔

لیکن یہ کس قدر دکھ دہ اور المناک حقیقت ہے کہ وہ صدی جس کا آغاز ہزار خوشیوں اور مسرتوں سے ہوا تھا اس کا انجام اس قدر المناک اور حسرتوں میں ہو رہا ہے کہ آج ایک غیر مسلم پوچھتا ہے کہ ظہور مہدیؑ کی پیشگوئی کا کیا بنا؟ تو مسلمان چپ ہو جاتا ہے مگر ہمارے لئے یہ بات بھی خوشی اور ازدیاد ایمان کا باعث ہے کہ خدا کے مہدیؑ اور سچے نے جو آج سے تقریباً ایک سو سال قبل کہا تھا وہ پورا ہوا۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"اگر مسلمان اس وقت مجھے قبول نہ کریں جو قرآن اور حدیث اور پہلی کتابوں کی رو سے اور تمام اہل کشف کی شہادت کی رو سے چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوا ہوں تو آئندہ ایمانی حالت کے لئے سخت اندیشہ ہے..... ایسے خیالوں کا نتیجہ آخر یہ ہوگا کہ اس پیشگوئی کو بھی ایک جھوٹی پیشگوئی قرار دے دیں گے۔"

مزید فرماتے ہیں:-

"وہ زمانہ ان کو بھول گیا جب وہ منبروں پر چڑھ چڑھ کر تیرھویں صدی کی مذمت کرتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے کہ اس صدی میں اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور آیت "ان مع العسر یسرا" پڑھ کر اس سے استدلال کرتے تھے کہ اس عسر کے مقابل پر چودھویں صدی یسر کی آئے گی لیکن جب انتظار کرتے کرتے چودھویں صدی ہو گئی اور تیرھویں صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص مدعی مسیح موعود پیدا ہو گیا اور نشان ظاہر ہوئے اور زمین و آسمان نے گواہی دی تب اول المنکر یہی علماء ہو گئے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵)

میں اس مضمون کو حضرت مسیح موعود مہدی معہود کے حسب ذیل ارشادات پر ختم کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ غور کرنے والے غور کریں کہ کس قدر درد و سوز سے ان کو لکھا گیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

"یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ ارکان دیں
مہدی موعود حق اب جلد ہوگا آشکار
کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے
کون تھا جس کو نہ تھا اس آنیوالے سے پیار
پھر وہ دن جب آ گئے اور چودھویں آئی صدی
سب سے اول ہو گئے منکر یہی دین کے منار"

حضورؑ پھر فرماتے ہیں:

"یارو ہجوم دشمن کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب کون اس کے بعد آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معاوات"

(درثمین اردو)

○

(۴) اور امانت کی ہے اور دیانت کے خلق میں کوئی شخص امتیاز نہیں ٹھہر سکتا جب تک بچہ کی طرح غیر کے مال کے بارہ میں بھی صحیح نفرت اور کراہت اس کے دل میں پیدا نہ ہو جائے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس خلق کے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(قائد تربیت
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

○

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں تاکہ دفتری معاملات میں تاخیر نہ ہو۔

(مینیجر)

امانت

ایک اہم خلق

امانت نہایت اہم اور بنیادی خلق ہے۔ جب کوئی فرد یا قوم امین بن جاوے تو کامیابی و کامرانی اس کے قدم چومتی ہے اور معاشرہ میں ایسے باوقار مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ تاریخ عالم اس پر شاہد ناطق ہے کہ امانت دار قومیں ہمیشہ باہم عروج پر پہنچیں اور خائن اقوام تنزل پستی اور غلامی کے گڑھوں میں گر گئیں۔ پس امانت قوموں اور افراد کے لئے ترقی کا زینہ ہے یہ وہ راہ ہے جس پر چل کر انسان بامراد زندگی گزارتا ہے۔

امانت سے مراد کسی چیز کا اس کے اصل مالک کو واپس لوٹا دینا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں امانت کے بارہ میں تاکیدی حکم دیا ہے۔ فرمایا:-

"ان اللہ یامرکم
ان تؤدوا الامانات
الی اھلھا"

(النساء)

یعنی اللہ تعالیٰ نے صرف یہ نہیں فرمایا کہ امانتیں مالکوں کو واپس کرو بلکہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں مالکوں کو لوٹا دو۔

اگر خدا تعالیٰ صرف اتنا فرما دیتا کہ امانتیں واپس کرو۔ تو یہ بھی اپنی ذات میں حکم کا درجہ ہی رکھتا تھا۔ پس یہاں یامرکم یعنی تمہیں حکم دیتا ہے کا لفظ امانت کی اہمیت اور اس خلق پر خاص طور پر عمل کرنے کے لئے بطور تاکید استعمال فرمایا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں امانت کا خلق اس قدر نمایاں تھا کہ قریش مکہ آپ کو "امین" کہہ کر پکارتے تھے۔ اہل مکہ آپ کی جان تک کے درپے ہونے کے باوجود اپنی امانتیں آپ ہی کے پاس رکھتے اور انہیں محفوظ خیال کرتے تھے۔ چنانچہ جب قریش مکہ نے آپ اور آپ کے جاں نثار صحابہؓ پر مظالم کی انتہا کر دی اور مجبور کر دیا کہ آپ مکہ کی زمین سے ہجرت کر جائیں اس وقت بھی اہل مکہ کی بہت ساری امانتیں آپ کے پاس موجود تھیں۔ آپ کو امانتوں کی واپسی کا اس قدر خیال تھا کہ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے رہ بطور خاص ان امانتوں کی واپسی کے لئے ارشاد فرمایا۔ حالانکہ یہ امانتیں ان لوگوں کی تھیں۔ جو مسلمانوں کے اموال اور جائیداد میں اپنے قبضہ میں لے رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف خود امانت پر قائم تھے بلکہ امانت کے بارہ میں بار بار تاکید فرماتے تھے اور ایمان کی تکمیل کے لئے اسے ضروری قرار دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات اپنے خطبہ میں یہ ذکر فرماتے تھے کہ جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان کامل نہیں۔ (مشکوٰۃ)

پس ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ امانت کو اپنا شعار بنائے اور خیانت سے نفرت کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور ظل کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امانت و دیانت پر بہت زور دیا ہے اور امانت کی نہایت لطیف تشریح فرمائی ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ دیانت اور امانت انسان کی طبعی حالتوں میں سے ایک حالت ہے اسی واسطے ایک شیر خوار بھی جو ابھی کسی اپنی طبعی سادگی پر ہوتا ہے اور نیز بباعث صغر سنی ابھی بری عادتوں کا عادی نہیں ہوتا اس قدر غیر کی چیز سے نفرت رکھتا ہے کہ غیر عورت کا دودھ بھی مشکل سے پیتا ہے..... اب جب ہم ایک گھر کی نظر سے بچہ کی اس عادت کو دیکھتے اور اس پر غور کرتے ہیں اور فکر کرتے کرتے اس کی اس عادت کی تہ تک چلے جاتے ہیں تو ہم پر صاف کھل جاتا ہے کہ یہ عادت جو غیر کی چیز سے اس قدر نفرت کرتا ہے کہ اس پر مصیبت ڈال لیتا ہے یہی جڑ دیانت (۴)

ایک مخلص نوجوان کی وفات

میرا عزیز بھائی انیس احمد ابن چوہدری منظور احمد صاحب آف رالیو کے کھیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۲۱ اگست کو دوبئی (متحدہ عرب امارات) میں بجلی کے شارٹ کے حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۲۶ سال تھی وہ ایک کمپنی کی ملازمت کے سلسلہ میں دوبئی گئے۔ ابھی سات ماہ ہی گزرے تھے۔ ڈیوٹی بطور سٹور کیپر تھی۔ وفات کے روز اپنی افطاری کے لئے سٹور میں پڑے ہوئے کولر سے ٹھنڈا پانی لینے پر بجلی کے کرنٹ کا شدید جھٹکا لگا۔ ہاتھ زور سے کھینچا تو ساتھ ہی کولر سینہ سے آ لگا۔ ایک سکول کا نوجوان جو اس وقت سٹور میں موجود تھا، چند دوسرے دوستوں کے ساتھ مل کر مرحوم کو بچانے کی بھرپور کوشش کی مگر وقت معین آ چکا تھا۔ ہسپتال لے جاتے وقت راستہ میں جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

مرحوم میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ طبیعت میں انکساری۔ بردباری۔ شرافت اور مزاح تھا۔ ہر دکھی انسان کا ہاتھ بٹانا۔ مصیبت میں دوسروں کے کام آنا اور ضرورتمند کی ضرورت کو پورا کرنا عزیز مرحوم کا مرغوب کام تھا۔ کسی کام کو عار نہ سمجھتا تھا۔ اور خدمت خلق کے کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ نہایت نیک اور نکھرا رس نوجوان تھا۔

عزیز مرحوم کی لاش دیار غیر سے آٹھ روز بعد پہنچی۔ ناگہانی جواں مرگی کا صدمہ سب عزیز و اقارب اور خاص کر ہمارے ہمیشہ محترم کے لئے ناقابل برداشت تھا مگر۔

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو"

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(الطاف حسین چوہدری۔ لاہور)

درخواست دعا

کراچی کے بہت سے احمدی طلباء و طالبات گیارھویں اور بارھویں جماعت کا سالانہ امتحان ۲۴ ستمبر سے دے رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(مرزا منیر احمد۔ گولیمار کالونی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس خدام الاحمدیہ فہرست تجنید ۳۰ ستمبر تک لازمی طور پر مرکز میں پہنچا دیں۔ (مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۸۶

میں یوسف صادق ولد چوہدری محمد صادق صاحب قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ یوسف صادق 258/9 دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد صادق صدر جماعت احمدیہ حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ مجید احمد طاہر سیکرٹری مال حلقہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۲۸۷

میں نعیمہ یاسمین بنت چوہدری محمد صادق صاحب قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۳ ماشہ مالیتی -/۱۵۶ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نعیمہ یاسمین 258/9 دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد صادق وصیت ۱۰۹۰۵ والد موصیہ۔ صدر جماعت احمدیہ دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ مجید احمد طاہر سیکرٹری مال دستگیر سوسائٹی کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۲۸۸

میں چراغ بی بی زوجہ مستری اللہ رکھا صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ خانہ عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۸/۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۳۲ روپے

زیور طلائی ۱ ماشہ مالیتی -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ چراغ بی بی دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر ناصر احمد خان سیکرٹری تحریک جدید دارالیمن ربوہ۔

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

"مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا (؟) تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔" (فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صفحہ ۲۴)

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ یکم اخاء تا ۱۰ اخاء (یکم تا ۱۰ اکتوبر) عشرہ وصولی منائیں گی۔ اس عشرہ کے دوران بقایاجات چندہ مجلس، چندہ اجتماع، تعمیر ہال، سرائے خدمت اور وقف جدید اطفال وصول کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "آسمانی فیصلہ" مقرر ہے۔ تمام قائدین کرام اس امر کا التزام فرمائیں کہ ہر خادم اس کتاب کا باستیعاب مطالعہ کرے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بازیافتہ اشیاء

۱۔ **ایک گھڑی**۔ خاکسار کو محلہ دارالعلوم غربی سے گری پڑی ایک گھڑی ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر لے سکتے ہیں۔

(مقبول احمد ذبیح مکان نمبر ۱۹/۲ محلہ دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

۲۔ **ایک دھوپ کی عینک**۔ میرے بیٹے کو عید الفطر کے روز مسجد اقصیٰ کے باہر سے دھوپ کی ایک عینک ملی ہے جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔ (ماسٹر احمد علی محلہ دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے برادر نسبتی چوہدری بشیر احمد صاحب خالد بمع اہل و عیال زیمبیا وسطی افریقہ سے چند ماہ کے لئے پاکستان آ رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر رہے۔ (محمد صدیق شاہد مبلغ انچارج سرینام جنوبی امریکہ)

۲۔ میری اہلیہ محترمہ بعارضہ درد گردہ تقریباً تین ہفتے سے بیمار ہیں۔ درد شدید نوعیت کی ہے اور باوجود علاج کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ نیز میرے داماد عبدالمنان صاحب کو بیرون پاکستان کار کا حادثہ پیش آیا تھا۔ یکم ستمبر کو ان کی ٹانگ کا پلستر کھل گیا ہے۔ الحمد للہ ہڈی بالکل صحیح جڑ گئی ہے۔ مجروح کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحق ناصر جناح چوک۔ ساہیوال)

احمدی جنتری ۱۹۷۸ء زیر ترتیب ہے۔ اشتہارات کی اشاعت کے لئے درج ذیل پتہ پر خط و کتابت فرماویں۔
شیخ عبدالماجد۔ بلیکوز سٹریٹ۔ چوک کبوہ۔ پیر غازی روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم اسناد فضلِ عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۷ء

۱۔ فضلِ عمر درس القرآن کلاس سال ۱۹۷۷ء میں شامل ہونے والے جملہ طلباء و طالبات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ طالبات کی سندات بتوسط محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور طلباء کی سندات بتوسط امراء/صدر صاحبان مقامی بھجوائی جا رہی ہیں۔ جملہ طلباء و طالبات جن کے ناموں کا اعلان بذریعہ اخبار الفضل مورخہ ۸ اگست ۱۹۷۷ء ہو چکا ہے۔ ۳۰ ستمبر تک سند کامیابی نہ ملنے کی صورت میں نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کو آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ربوہ کے وہ طلباء جنہوں نے اپنے پرچہ جات امتحان حل کرتے وقت اپنا نام و پتہ مکمل درج نہیں کیا تھا ان کی سندات تیار کر دہ دفتر نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن میں رکھی گئی ہیں وہ دفتری اوقات کے دوران کسی دن بھی آ کر اپنی سند کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

تحریک جدید مہمان خانہ مشاورت کے اخراجات سالانہ

یکم ستمبر تک ۱۹۷۷ء صرف ۱۲۲ روپے اس مد میں چندہ جمع ہوا ہے اور اس طرح کل وصولی اب تک ۸۵،۸۷۸ روپے ہوئی ہے جبکہ تمام اخراجات کے لئے ۳،۲۸،۰۰۰ روپے کی ضرورت ہے۔ تمام لجنات جب تک اس چندہ کی وصولی کے لئے نمایاں جدوجہد نہ کریں گی یہ رقم کی کمی پوری نہ ہوگی اور ڈر ہے کہ کام بند نہ کرنا پڑے۔ صاحب حیثیت خواتین سے درخواست ہے کہ اس مد میں دل کھول کر چندہ دیں اور اپنی دیرینہ روایات کو قائم رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی ترقی کے لئے ہر قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حسب ارشاد میرے پوتے عزیزم نعیم احمد طاہر ابن عزیزم طاہر محمود صاحب کا نکاح بیس ہزار روپیہ حق مہر پر میری پوتی عزیزہ امۃ المنان بنت عزیزم میجر مبارک محمود صاحب سے پڑھا۔

عزیزم نعیم احمد طاہر پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ ایس سی کے امتحان میں اوّل آئے تھے۔ اور آجکل انگلستان میں گلاسگو یونیورسٹی سے PLASMA PHYSICS میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہم سب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ عزیزم نعیم احمد طاہر کو دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے۔

(خاکسار صوفی محمد ابراہیم دارالرحمت وسطی ربوہ)

رحمتِ ربانی کے حصول کا عظیم الشان ذریعہ

اللہ تعالیٰ آیہ استخلاف (جس میں برکات و کمالاتِ خلافت کا ذکر ہے) سے اگلی آیت میں متذکرہ برکات کے حصول کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (ترجمہ) اور نماز قائم کرو زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کئے جاؤ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مستحق بنو)

تمام اصحاب احباب و خواتین سے گذارش ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور رحمتوں کے وارث بنیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواستِ دعا: خاکسار کے والد محترم چند روز سے بوجہ دردِ سینہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اللہ رکھا پرویز کارکن دفتر الفضل ربوہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع — ۴-۵-۶ نومبر ۱۹۷۷ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۴-۵-۶ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے، انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ جماعت کا نہایت ضروری حصہ ہے اور ہماری مرکزی تنظیم کے ماتحت ایک نہایت ہی اہم اور نسبتاً مختصر تنظیم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو اس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے اور یہ کوئی مشکل نہیں صرف اس طرف توجہ کی ضرورت ہے جو اب تک ہوتی نہیں رہی۔ اور جو جماعتی نظام ہے وہ میرے سامنے ذمہ دار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں انشاء اللہ تعالیٰ نگرانی کروں گا کہ ان اجتماعوں میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔"

مجلس آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق کوشش کریں کہ آپ کی جماعت کے خدام اور اطفال کا کم از کم ایک نمائندہ ان اجتماعات میں ضرور شامل ہو۔ نیز دعا بھی کریں کہ ہمارا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔

(صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے خسر مکرم میاں مولا بخش صاحب (ابن میاں الٰہی بخش صاحب آف لاہور) ۲۰ ستمبر ۱۹۷۷ء کو صبح پونے چھ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ پیدائشی احمدی تھے تقریباً ۹۰ سال عمر پائی نہایت نیک، دعاگو اور احمدیت کا نمونہ تھے۔ ان کی اولاد میں تین لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب ان کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا کریں۔

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ۲۰ ستمبر کو بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

خاکسار محمد احمد انور (حیدر آبادی) ایم۔ اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اجتماع لجنہ و ناصرات لاہور

مورخہ ۲۸، ۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء کو لجنہ اماء اللہ لاہور اور ناصرات الاحمدیہ لاہور کے اجتماع علی الترتیب منعقد ہوں گے۔ دونوں اجتماع صبح ۹ بجے سے شام ۴ بجے تک مسجد دارالذکر میں منعقد کئے جائیں گے۔ ممبرات لجنہ و ناصرات لاہور کو دونوں اجتماعوں میں شمولیت کی تاکید کی جاتی ہے۔ تمام نگران صدر صاحبان اپنی اپنی قیادتوں کی حاضری کی ذمہ دار ہوں گی۔ اس موقع پر کھانے پینے کی اشیاء کے سٹال بھی لگائے جائیں گے۔ ممبرات لجنہ و ناصرات اپنے اپنے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(احمدی بیگم جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

برائے فروخت

۱۔ ریفریجیٹر ان۔ ڈی سیٹ ۱۰ کیوبک
۲۔ ٹی۔ وی کلر توشیبا ڈبل سسٹم ۲۰"
۳۔ ریڈیو سانیو (ریڈیوگرام) اسٹیریو

سیف الحق
۷/۲۸ دارالرحمت شرقی ربوہ

بازیافتہ گھڑی

خاکسار کو کالج روڈ سے ایک گھڑی (مردانہ) ملی ہے جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر درج ذیل پتہ سے حاصل کر لیں۔

عبدالغفور جاوید
باسط منزل مکان ۱۶/۲۵
دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴